|  |  |  |
| --- | --- | --- |
| دار الافتاء  جامعہ مدنیہ  بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی |  | **DARUL IFTA**  **JAMIA MADNIAH**  BLOCK I,NORTH NAZIM ABAD  KARACHI |

فتوی نمبر 144405270123

محترم جناب مفتی صاحب !

السلام عليكم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم چار بہن بھائی ہیں،دوبھائی اوردوبہن میرےوالدصاحب کااسٹیل فرنیچرکاکاروبارتھا.میرےبھائی کبھی کبھاروالدصاحب کی مددکے لیے کارخانےجایا کرتےتھےجب میٹرک میں تھے.پھرمیرےوالدصاحب نےاپنی ساری جمع پونچی سے ایک دکان لی،جس میں ان دونوں بھائیوں کو بیٹھایا اور اپنا فرنیچر جو بناتے تھے وہ رکھا بیچنےکےلیےلیکن وہ کام نہیں چلاتووالدصاحب نےکہاکہ دوسرا کاروبارشروع کروجس کےلیےرقم درکارتھی.جوکےکچھ رقم میرےوالد صاحب کےپاس تھی اورکچھ رقم انہوں نےاپنےایک رشتہ دار سےقرض لی اورنفع،نقصان کی بنیاد پر ادھارلیا۔اور بھائیوں کو کاروبارشروع کروایا۔

شروع کے ایک سال کام نہیں چلاتووالدصاحب نے کہا کےبندکردواوران کی رقم واپس کردواس پرمیری والدہ نے کہاکچھ مہلت اوردواگرنقصان ہواتومیں اپنا زیور دیکےنقصان پورا کروں گی لیکن اللہ کی مہربانی سے کام چل گیااوراللہ کی مہربانی سےبہت برکت ہوئی اوروالدصاحب نے کارخانہ بندکردیااوراپنی دکان پر جانے لگ گئےبھائیوں کے ساتھ ۔ جب تک والد صاحب حیات تھے 2020 تک باقاعدہ دکان جاتے تھے ۔ حالانکہ شروع میں کچھ ناچاقیوں کی وجہ سے والدصاحب نے ان سے دکان کی چابیاں بھی لے لی تھی.پھر والدہ کی خواہش پر ایک گھر لیا جو کے والدہ کے نام پر ہے کیوں کہ ٹیکس بچانے کے لیے ان کے نام پرکیا،دکان پگڑی کی تھی بعد میں مالکانہ حقوق پر ہوگئی اور والد صاحب کے نام پر ہے اور گھر والدہ کے نام پر ہے۔

سوال . 1 کیا یہ کاروبار صرف میرے بھائیوں کا کہلائے گا اور والد صاحب کا نہیں کہلائے گا جو اپنے آخری وقت تک خود دکان جاتے تھے؟

سوال 2 کیااس گھر میں ہم بہنوں کا کوئی حق نہیں ہے ؟

سوال . 3 اگر حصہ ہے ہم بہنوں کا تو شریعت کے حساب سے کتنا ہو گا؟

وضاحت:1۔چار بہن بھائی ہیں ،2بھائی اور 2 بہنیں(یعنی مرحوم کےبیٹا،بیٹی)۔

2۔والدہ کا انتقال 2003 میں ہوا اور والد صاحب کا انتقال 2020 میں ہوا۔

3۔والد صاحب کے والدین یعنی سائل کےدادا،دادی کا انتقال ان کی زندگی میں ہوگیا۔

4۔جو قرض لیا تھا وہ واپس بھی کردیا۔

مستفتی:ناصر

کریم آباد ،757، بلاک3،کراچی

265993182111+

الجواب حامدا ومصلیا

(1،2) صورت مسؤلہ میں اگرساراسرمایہ والدکاہےاوربیٹوں نےوالدکےساتھ ان کےکاروبارکومحنت اورعمل کےذریعہ وسعت دی ہے،اس صورت میں تمام کاروبار،والدکاشمارہوگااوروالدکےانتقال کی صورت میں تمام کاروبار ان کاترکہ شمارہوگا،نیز اس کاروبار سے جو دوکان اور مکان خریدا ہے وہ بھی والد کا ترکہ شمار ہوگا(ٹیکس سے بچنے کے لیے محض آپ کی والدہ کے نام کرنے سے وہ مکان آپ کی والدہ کی ملکیت شمار نہ ہوگا،وہ بھی آپ کے والد صاحب کی ملکیت میں شمار ہوگا)،اورتمام ورثاءاپنےشرعی حصص کےمطابق اس کاروبار،مکان ودوکان میں وراثت کےحق دارہوں گے،بیٹےوالدکی زندگی میں ان کےساتھ ان کےکاروبارمیں محض محنت کرنےکی وجہ سےوالدکےانتقال کےبعدزیادہ حصےکااستحقاق نہیں رکھتے۔

(3) صورت مسئولہ میں مرحوم نے جو کچھ نقدی ،زیور ،جائیداد،چھوٹا،بڑا سامان چھوڑاہو اس میں سے پہلے مرحوم کی تجہیز وتکفین کے متوسط اخراجات نکالے جائیں گے ،پھر اگر مرحوم کے ذمہ کچھ قرض ہوتو وہ ادا کیا جائے ،پھر اگر مرحوم نے کوئی جائز وصیت کسی غیر وارث کے حق میں کی ہو تو ایک بٹا تین3/1کی حد تک اس کے مطابق عمل کیا جائے اس کے بعد جو ترکہ بچے اس کو چھ حصوں میں تقسیم کیا جائےگا، اس میں سے مرحوم کے ہر ایک بیٹے کو (2) حصے اور مرحوم کی ہر ایک بیٹی کو(1) حصہ دیا جائے گا۔

6

بیٹا بیٹا بیٹی بیٹی

2 2 1 1

لما فی فتاوی شامی:

"وكذلك لو اجتمع إخوة يعملون في تركة أبيهم ونما المال فهو بينهم سوية ولواختلفوا في العمل والرأي".

وفيه أيضاً:

"الأب وابنه يكتسبان في صنعة واحدة ولم يكن لهما شيء فالكسب كله للأب إن كان الابن في عياله".

(ج:٤،ص:٣٢٥،ط:سعيد)

وفيه أيضاً:

"(وقوله: بخلاف جعلته باسمك) قال في البحر: قيد بقوله: لك؛ لأنه لو قال: جعلته باسمك، لايكون هبة؛ ولهذا قال في الخلاصة: لو غرس لابنه كرما إن قال: جعلته لابني، يكون هبة، وإن قال: باسم ابني، لايكون هبة."

(ج5،ص689،ط:سعيد)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب کتبہ:محمد عباس غفراللہ لہ ولوالدیہ

جامعہ مدنیہ،بلاک آئی،شمالی ناظم آباد،کراچی

27/05/1444ھ

21/12/2022ش